دعوتِ اسلامی کی حقیقی نوعیت

(۲)

توحید کی تعلیم اور شرک کی تردید

(۲) **مشرکین کے اپنے نفس کی شہادت سے استدلال** | توحید کے لیے دوسری زبردست دلیل یہ پیش کی گئی کہ مشرکین پر جب کوئی سخت وقت آتا ہے اور انہیں موت یا تباہی سامنے کھڑی نظر آنے لگتی ہے تو وہ اپنے سب بناوٹی معبودوں کو بھول جاتے ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگنے لگتے ہیں۔ قرآن مجید میں ان کی اس کیفیت کو نہایت مؤثر طریقے سے بیان کر کے انہیں یہ احساس دلایا گیا کہ تمہارے اپنے نفس میں شرک کے باطل اور توحید کے برحق ہونے کی یہ شہادت موجود ہے جو آزمائش کے وقت علانیہ اُبھر آتی ہے اور وہ وقت گزر جانے کے بعد تم اُس پر غفلت کا پردہ ڈال دیتے ہو:

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ، اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ۔

(الانعام۔ ۴۰-۴۱)

اے نبیؐ، اِن سے کہو ذرا غور کر کے بتاؤ، اگر کبھی اللہ کا عذاب تم پر آ جاتا ہے یا آخری گھڑی تمہارے اُوپر آ جاتی ہے تو کیا اللہ کے سوا تم کسی اور کو پکارتے ہو؟ بولو اگر تم اپنے (شرک میں) سچے ہو۔ بلکہ اُس وقت تم اللہ ہی کو پکارتے ہو، پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو ٹال دیتا ہے جس سے بچانے کے لیے تم دُعا کر رہے تھے اور اُس وقت تم اُن کو بھول جاتے ہو جنہیں تم (خدائی میں) شریک کرتے تھے۔

" ابو جہل کے بیٹے عکرمہؓ کو اسی نشانی کے مشاہدے سے ایمان کی توفیق نصیب ہوئی۔ جب مکۂ معظمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر فتح ہو گیا تو عکرمہ جدہ کی طرف بھاگے اور ایک کشتی پر سوار ہو کر حبشہ کی راہ لی۔ راستہ میں سخت طوفان آیا اور کشتی خطرے میں پڑ گئی۔ اوّل اوّل تو دیویوں اور دیوتاؤں کو پکارا جاتا رہا۔ مگر جب طوفان کی شدت بڑھی اور مسافروں کو یقین ہو گیا کہ اب کشتی ڈوب جائے گی تو سب کہنے لگے کہ یہ وقت اللہ کے سوا کسی کو پکارنے کا نہیں ہے، وہی چاہے تو ہم بچ سکتے ہیں۔ اُس وقت عکرمہؓ کی آنکھیں کھلیں اور اُن کے دل نے آواز دی کہ اگر یہاں اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں تو کہیں اور کیوں ہو؟ یہی تو وہ بات ہے جو اللہ کا وہ نیک بندہ ہمیں بیس برس سے سمجھا رہا ہے اور ہم خواہ مخواہ اُس سے لڑ رہے ہیں یہ عکرمہؓ کی زندگی میں فیصلہ کن لمحہ تھا۔ اُنھوں نے اسی وقت خدا سے عہد کیا کہ اگر میں اس طوفان سے بچ گیا تو سیدھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اور بعد میں آکر نہ صرف مسلمان ہوئے بلکہ اپنی بقیہ عمر اسلام کے لیے جہاد کرتے گزار دی۔"

یہ استدلال قرآن مجید میں جگہ جگہ کیا گیا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے یہاں ہم آیات کے بجائے صرف ان کا ترجمہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں:-

" وہ اللہ ہی ہے جو تم کو زمین اور سمندر میں چلاتا ہے۔ چنانچہ جب تم کشتیوں میں سوار ہو کر بادِ موافق پر فرحاں و شاداں سفر کر رہے ہوتے ہو اور پھر یکایک بادِ مخالف کا زور ہوتا ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپیڑے لگتے ہیں اور مسافر سمجھ لیتے ہیں کہ طوفان میں گھر گئے، اُس وقت سب اپنے دین کو اللہ ہی کے لیے خالص کر کے اس سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہم کو اِس بلا سے بچا لیا تو ہم شکر گزار بندے بنیں گے۔ مگر جب وہ ان کو بچا لیتا ہے تو پھر وہی لوگ حق سے منحرف ہو کر زمین میں بغاوت کرنے لگتے ہیں" (یونس - ۲۲ - ۲۳)۔

" تمہارا حقیقی رب تو وہ ہے جو سمندر میں تمہاری کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو، حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے حال پر نہایت مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں تم پر مصیبت آتی ہے تو اُس ایک کے سوا دوسرے جن جن کو تم پکارتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں

مگر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم منہ پھیر جاتے ہو۔ انسان واقعی بڑا ناشکرا ہے"
(بنی اسرائیل ۶۶ - ۶۷)۔

" اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اُسے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ کچھ اپنی رحمت کا ذائقہ اُنہیں چکھا دیتا ہے تو لیکایک اُن میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے لگتے ہیں (یعنی دوسرے معبودوں کی نذریں اور نیازیں چڑھانی شروع کر دیتے ہیں) تاکہ ہمارے کیے ہوئے احسان کی ناشکری کریں"
(الروم - ۳۲ - ۳۳)۔

" اور جب انسان پر کوئی آفت آتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اُسے پکارتا ہے، پھر جب اس کا رب اپنی نعمت سے اس کو نواز دیتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا اور اللہ کے ساتھ دوسروں کو ہمسر ٹھیرانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کرے" (الزمر - ۸)۔

"یعنی خود گمراہ ہونے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو بھی یہ کہہ کہہ کر گمراہ کرتا ہے کہ جو آفت مجھ پر آئی تھی وہ فلاں حضرت، یا فلاں بزرگ، یا فلاں دیوی یا دیوتا کے صدقے میں ٹل گئی۔ اس سے دوسرے بہت سے لوگ بھی ان معبودانِ غیر اللہ کے معتقد ہو جاتے ہیں اور ہر جاہل اپنے اِسی طرح کے تجربات بیان کر کر کے عوام کی اِس گمراہی کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

یہ مشرکین کی دکھتی ہوئی رگ تھی جس کو قرآن مجید میں جگہ جگہ چھیڑ کر اُن کے اندر سوئے ہوئے احساسِ توحید کو جگایا گیا۔ عرب کی زمین آفات سے بھری ہوئی تھی۔ ملک کی عام بدامنی ہر شخص کے لیے خطرات سے پُر تھی۔ بیماریوں میں دُور دُور تک کہیں دوا اور علاج کا انتظام نہ تھا۔ صحرا کی خوفناک طوفانی آندھیوں میں لوگوں کے حواس باختہ ہو جاتے تھے۔ اِن حالات میں ہر مشرک کو اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی کسی ایسی مصیبت سے سابقہ پیش آجاتا تھا جب وہ ہر طرف سے مایوس ہو کر اللہ وحدہٗ لاشریک کے آگے دُعا کے لیے ہاتھ پھیلا دیتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اِس وقت اُس ذاتِ پاک کے سوا کوئی اس کی مدد نہیں کرسکتا۔ خصوصاً بحری سفروں میں تو اس طرح کے مواقع اکثر پیش آتے رہتے تھے۔ خود قریش پر اَبرَہہ کے حملے کے وقت یہی کیفیت گزر چکی

تھی کہ سارے بناوٹی خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کو انہوں نے مدد کے لیے پکارا تھا اور نزول قرآن کے زمانے میں بہت سے وہ لوگ زندہ موجود تھے جو اس واقعہ کے عینی شاہد تھے۔ اسی کی طرف سورۂ فیل میں اُن کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اُس وقت تمہارے اصلی اور حقیقی رب کے سوا اور کون تھا جس نے ۶۰ ہزار حملہ آوروں کا قلع قمع کر کے تمہیں تباہی سے بچالیا؟ اور اسی کی طرف سورۂ قریش میں اُن کو توجہ دلائی گئی کہ اُس خدائے بزرگ و برتر کی بندگی کرو جس کے گھر کی پناہ میں آکر تم تباہی سے محفوظ ہوئے اور تم کو عرب میں یہ امن، یہ بے خوفی اور یہ خوشحالی نصیب ہوتی۔ اس نعمت کا دینے والا وہی اللہ ہے، نہ کہ وہ معبود جنہیں تم نے اس کے گھر میں جمع کر رکھا ہے اور جن کے متعلق تم خود جانتے ہو کہ وہ تمہیں تباہ ہونے سے نہ بچا سکتے تھے۔

۳۔ **نظامِ کائنات سے استدلال** اُوپر کی دو دلیلوں کے ساتھ قرآن مجید میں جگہ جگہ بڑی تفصیل کے ساتھ کائنات کے پورے نظام سے اس بات پر نہایت پُرزور دلائل پیش کیے گئے کہ اس سارے عالمِ ہست و بود کا خدا ایک ہی ہے اور ایک ہی ہوسکتا ہے۔ یہاں بھی ہم طوالت سے بچنے کے لیے آیات نقل کرنے کے بجائے صرف ان کے ترجمے نقل کرنے پر اکتفا کریں گے:

"لوگو، بندگی کرو اپنے اُس رب کی جس نے تم کو اور اُن سب لوگوں کو پیدا کیا ہے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں، توقع ہے کہ تم (دوسروں کی بندگی کے انجام سے) بچ جاؤ گے۔ وہ رب جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس سے ہر طرح کی پیداوار نکالی کہ تمہارے لیے رزق بنے۔ پس تم جانتے بوجھتے دوسروں کو اللہ کا مدّمقابل نہ ٹھیراؤ" (البقرہ ۲: ۲۱-۲۲)۔

"اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر یکایک تم بشر ہو کر زمین میں پھیلتے چلے جارہے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غوروفکر کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں علم رکھنے والوں کے لیے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے

تمہارا رات اور دن کا سونا اور اس کے فضل (رزق) کو تلاش کرنا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور سے بات کو سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی، اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، پھر جونہی کہ اس نے تمہیں زمین سے پکارا، بس ایک ہی پکار میں تم اچانک نکل آؤ گے۔ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اس کے بندے ہیں، سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔ وہی ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا اور یہ اس کے لیے زیادہ آسان ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اس کی صفت سب سے برتر ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے" (الرّوم ۲۰ تا ۲۷)۔

"درحقیقت تمہارا رب وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش (کائنات کے تختِ سلطنت) پر جلوہ فرما ہوا۔ جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا آتا ہے۔ جس نے سورج اور چاند اور تاروں کو پیدا کیا۔ سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو! خلق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا۔ بڑا بابرکت ہے اللہ، سارے جہانوں کا مالک و پروردگار" (الاعراف ۵۴)۔

"پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے زمین سے اُگنے والی چیزوں میں بھی، اور تمہارے اپنے نفوس (یعنی نوع انسانی) میں بھی، اور ان چیزوں میں بھی جن کو لوگ نہیں جانتے۔ اور لوگوں کے لیے ایک نشانی رات ہے جس کے اُوپر سے ہم دن کو ہٹا دیتے ہیں تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے، یہ زبردست علم رکھنے والے کا باندھا ہوا حساب ہے۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ پھیر کھجور کی سوکھی شاخ کے مانند رہ جاتا ہے۔ نہ سورج کے بس میں یہ ہے کہ چاند کو جا لے، اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔ سب ایک فلک میں تیر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے لیے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی (کشتیِ نوحؑ) میں سوار کر دیا اور پھر بعد میں ایسی

ہی کشتیاں اور پیدا کر دیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں، پھر کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور نہ یہ کسی طرح بچائے جا سکیں۔ بس ہماری ہی رحمت ہے جو انہیں پار لگاتی ہے اور ایک وقتِ خاص تک زندگی سے متمتع ہونے کا موقع دیتی ہے" یٰسٓ۔ ۴۱ تا ۴۴)۔

" اُس کا کام تو بس یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے حکم دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو" یٰسٓ۔ ۸۲۔ ۸۳)۔

"اے محمدؐ، کہو کیا اللہ کے سوا میں کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ ہر چیز کا رب تو وہی ہے" (الانعام۔ ۱۶۴)۔

" زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ وہ کہاں رہتا ہے اور کہاں دمرکہ، وہ سونپا جاتا ہے۔ سب کچھ ایک صاف دفتر میں درج ہے" (ہود۔ ۶)۔

" وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا اُس کے علم میں ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے، اور جو کچھ آسمانوں سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی تم ہو، اور جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا وہی مالک ہے اور اللہ ہی کی طرف سارے معاملات رجوع کیے جاتے ہیں۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور وہ دلوں کے حال تک خوب جانتا ہے" (الحدید۔ ۴ تا ۶)۔

" وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے پھر اس کی روداد اُوپر اس کے حضور ایک ایسے دن میں جاتی ہے جس کی مقدار تمہارے حساب سے ایک ہزار برس ہے۔ وہی ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا، زبردست اور رحیم، جس نے ہر چیز جو بنائی خوب ہی بنائی۔ اور انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کی پھر اس کی نسل ایک ایسے ست سے جاری کی جو حقیر پانی کی طرح کا ہے" (السجدہ۔ ۵ تا ۸)۔

" دانے اور گٹھلی کو زمین کی تہوں میں، پھاڑنے والا اللہ ہی ہے۔ وہی زندہ کو مُردہ

میں سے نکالتا ہے اور وہی مُردہ کو زندہ میں سے نکالنے والا ہے۔ یہ سارے کام کرنے والا تو اللہ ہے، پھر تم کدھر بھٹکائے جا رہے ہو؟ پردۂ شب کو چاک کر کے وہی صبح نکالتا ہے اور رات کو اس نے سکون کا وقت بنایا ہے اور اس نے سورج اور چاند کے طلوع و غروب کا حساب مقرر کیا ہے۔ یہ سب اس زبردست قدرت اور علم رکھنے والے کے ٹھیرائے ہوئے اندازے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں تمہارے راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ دیکھو ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں اور وہی ہے جس نے تم کو ایک مُتَنَفِّس سے پیدا کیا، پھر ہر ایک کے لیے ایک جائے قرار ہے اور ایک اس کے سونپے جانے کی جگہ۔ یہ نشانیاں ہم نے واضح کر دی ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہیں" (الانعام۔ ۹۵ تا ۹۸)۔

"اے نبیؐ، ان سے کہو کون تمہارے معاملہ میں اللہ کے فیصلے کو رد کر دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا نفع بخشنا چاہے؟" (الفتح ۔ ۱۱)۔

"اور اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالنا چاہے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے۔ اور اگر وہ تیرے حق میں بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو پھیر دینے والا بھی کوئی نہیں" (یونس ۔ ۱۰۷)۔

"اللہ جس رحمت کا راستہ بھی لوگوں کے لیے کھول دے اسے کوئی روک دینے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اُسے اللہ کے بعد پھر کھول دینے والا بھی کوئی نہیں...... کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو؟ کوئی خدا اس کے سوا نہیں، پھر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو؟ (فاطر ۔ ۲ ۔ ۳)۔

"اے نبیؐ، ان سے پوچھو کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اقتدار ہے اور کون ہے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دی جا سکتی؟ بتاؤ اگر تم جانتے ہو۔ وہ ضرور کہیں گے کہ یہ بات تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ کہو پھر کہاں سے تم دھوکا کھا رہے ہو؟" (المومنون ۔ ۹۰)۔

" اللہ حکومت کر رہا ہے اور کوئی اس کے فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے والا نہیں ہے" (الرعد ۔ ۴۱)۔

"اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام بگڑ جاتا - پس پاک ہے اللہ، عرش کا مالک، اُن باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کے آگے جواب دہ نہیں ہے اور سب جواب دہ ہیں۔ کیا اِن لوگوں نے اُس کے سوا دوسرے خدا بنا رکھے ہیں؟ ان سے کہو لاؤ اپنی دلیل" (انبیاء - ۲۲ تا ۲۴)۔

"اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ دوسرا کوئی خدا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی خلق کو لے کر الگ ہو جاتا اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔ پاک ہے اللہ اُن باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں" (المومنون - ۹۱)۔

"اے نبیؐ، اِن سے کہو اگر اُس کے ساتھ دوسرے خدا بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو وہ مالکِ عرش کے مقام پر پہنچنے کی ضرور کوشش کرتے۔ پاک ہے وہ اور بہت بالا و برتر ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں" (بنی اسرائیل ۴۲ - ۴۳)۔

یہ اُن بہت سی آیات میں سے چند ہیں جن میں توحید کے ایسے مضبوط دلائل دیئے گئے ہیں کہ کوئی شخص ذرا سی عقل بھی رکھتا ہو تو یہ مانے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زمین سے آسمانوں تک اِس کائنات کا عظیم الشان نظام ایک خدا کے بغیر نہیں چل سکتا۔ اُسی کے بنانے یہ بنا ہے اور اسی کے چلائے یہ چل رہا ہے۔ اِس میں جو حکمت، جو علم، جو قدرت، جو شانِ رحمت و ربوبیت، جو ضبط و نظم اور باقاعدگی اور کائنات کی بےحد و حساب اشیاء میں جو ہم آہنگی و مناسبت پائی جاتی ہے، وہ صاف بتا رہی ہے کہ یہ سب کچھ ایک خدا کی خدائی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اس میں کسی دوسرے کے پاس ذرہ برابر بھی خداوندانہ اختیارات کے ہونے کا کوئی امکان نہیں، ورنہ یہ نظام اِس باقاعدگی کے ساتھ اور اِتنی حکمتوں اور مناسبتوں کے ساتھ کبھی نہ چل سکتا۔ اب ظاہر ہے کہ جب خالق بھی وہ ہے، رازق بھی وہ، نفع و نقصان پہنچانے کا مختار بھی وہ، اور سارے اختیارات کا مالک بھی وہ، تو دوسرے کون ہیں جن کو معبود ہونے کا حق پہنچتا ہو؟ دراُس کی خلق میں کسی دوسرے کا حکم کیسے چل سکتا ہے؟ انسان اگر کسی کی بندگی کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ وہ کسی قسم کے اختیارات رکھتا ہے اور اس کو نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت حاصل ہے۔ مگر جب اسے معلوم ہو جائے کہ اُسے کوئی قدرت و اختیار حاصل نہیں ہے تو کوئی شخص اتنا احمق نہیں ہو سکتا کہ خواہ مخواہ اس کی بندگی بجا لائے۔

(۴) شرک کی تردید کے دلائل | جس قوت کے ساتھ قرآن میں توحید کو ثابت کیا گیا، اُسی قوت کے ساتھ شرک کی تردید میں بھی ایسے دلائل دیئے گئے جو اُس کو بالکل پاش پاش کر کے رکھ دیتے ہیں۔ یہاں بھی ہم آیات کے بجائے صرف ان کے تراجم درج کریں گے۔

"آگاہ رہو، آسمان کے بسنے والے ہوں یا زمین کے، سب اللہ کے مملوک ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا کچھ دوسرے شریکوں کو پکار رہے ہیں وہ نرے وہم و گمان کی پیروی اور محض قیاس آرائی کر رہے ہیں" (یونس - ۶۶)۔

"اُس کو چھوڑ کر جن کی تم بندگی کر رہے ہو وہ کچھ نہیں ہیں مگر چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے اُن کے (معبود یا شریک خدائی ہونے) کی کوئی سند نازل نہیں کی" (یوسف - ۴۰)۔

"پس تم اُن معبودوں کی طرف سے کسی شک میں نہ رہو جن کی یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں۔ یہ تو (بس لکیر کے فقیر بنے ہوئے) اُسی طرح پوجا پاٹ کیے جا رہے ہیں جس طرح پہلے اِن کے باپ دادا کرتے تھے" (ہود - ۱۰۹)۔

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اُس چیز کی جو اللہ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اُس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا یہ (باپ دادا ہی کی تقلید کرتے رہیں گے) خواہ شیطان اُن کو بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب ہی کی طرف بلاتا رہا ہو؟" (لقمان - ۲۱)۔

"کیا اس سے پہلے ہم نے کوئی کتاب اِن کو دی تھی جس کی سند (اپنی ملائکہ پرستی کے لیے) یہ اپنے پاس رکھتے ہوں؟ نہیں، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ اِسی طرح اے محمدؐ، تم سے پہلے جس بستی میں بھی ہم نے کوئی متنبّہ کرنے والا بھیجا، اس کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا ہے اور ہم انہی کے نقشِ قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہر نبی نے اُن سے پوچھا کیا تم اُس ڈگر پر چلے جاؤ گے خواہ میں اُس راستے سے زیادہ صحیح راستہ تمہیں بتاؤں، جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ اُنھوں نے سارے رسولوں کو یہی جواب دیا کہ

جس دین کی طرف بلانے کے لیے تم بھیجے گئے ہو اس کے ہم منکر ہیں" (الزخرف - ۲۱ تا ۲۴)۔

"اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اُن کی بندگی کر رہے ہیں جن کے (معبود ہونے کی) اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی ہے اور نہ اِن کے پاس (اُن کے خدائی میں حصہ دار اور عبادت کے مستحق ہونے کا) کوئی علم ہے" (الحج - ۷۱)۔

اِن آیات اور ایسی ہی دوسری آیات میں صاف صاف یہ بتا دیا گیا کہ مشرکین کے پاس دوسروں کو خدا کا شریک اور عبادت کا مستحق ٹھیرانے کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔ وہ صرف باپ دادا کی اندھی تقلید کر رہے ہیں اور اپنی جگہ محض قیاس وگمان سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ فلاں فلاں ہستیوں کو خدائی کے اختیارات میں سے کوئی حصہ ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ اُن کی مرادیں بر لاتی ہیں، حالانکہ خدا نے کبھی کسی ذریعہ سے انہیں یہ نہیں بتایا ہے کہ میں نے اپنے اختیارات کا فلاں حصہ فلاں ہستی کو دے دیا ہے، نہ اِن کے پاس براہِ راست اِس کا کوئی علم ہے کہ فلاں حضرت یا بزرگ یا دیوی یا دیوتا کو خدائی کے اختیارات میں سے یہ یہ اختیارات حاصل ہیں۔ اس کے بعد قرآن میں پے در پے شرک کے غلط اور بے حقیقت ہونے کے دلائل دیئے گئے:

"بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے وہ خوشنما باغ اُگائے جن کے درختوں کا اُگانا تمہارے بس میں نہ تھا؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (ان کاموں میں شریک) ہے؟ نہیں، بلکہ یہی لوگ راہِ راست سے ہٹ کر چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کیے اور اس میں (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں اور پانی کے دو ذخیروں (کھاری اور میٹھے) کے درمیان پردے حائل کر دیئے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (ان کاموں میں شریک) ہے؟ نہیں بلکہ ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں۔ کون ہے جو بے بس کی دُعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے؟ اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے؟ اور کون تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔ کون ہے جو تم کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت (بارش) سے آگے خوشخبری لے کر بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی (یہ کام کرتا) ہے؟ اللہ بہت بالاتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ کون تخلیق کی

ابتدا کرتا اور پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ اور کون تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (ان کاموں میں حصہ دار) ہے؟ اے نبیؐ، ان سے کہو کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم (اپنے شرک میں) سچے ہو" (النمل ۶۰ تا ۶۴)۔

"نہایت مبارک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ دنیا جہاں والوں کے لیے خبردار کرنے والا ہو، وہ جو زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے، جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا ہے، جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کی ایک تقدیر مقرر کر دی۔ لوگوں نے اُسے چھوڑ کر ایسے معبود بنا لیے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، جو اپنے لیے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے، جو نہ مار سکتے ہیں نہ جلا سکتے ہیں نہ مرے ہوئے کو پھر اُٹھا سکتے ہیں" (الفرقان ۱-۳)۔

سورۂ نحل میں آیت ۳ سے ۱۶ تک اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے بہت سے کرشمے بیان کرنے کے بعد فرمایا:
"پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اور وہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے، دونوں یکساں ہیں؟ کیا تم ہوش میں نہیں آتے؟ (آیت ۱۷)

"اے نبیؐ، ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہو اللہ۔ پھر ان سے کہو کیا اس کو چھوڑ کر تم نے دوسروں کو اپنا کارساز ٹھیرا لیا جو خود اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے؟ ان سے کہو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہوا کرتے ہیں؟ کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟ ان لوگوں نے جن کو اللہ کا شریک ٹھیرا رکھا ہے کیا اُنھوں نے بھی کچھ اللہ کی طرح پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے ان کے لیے تخلیق کا معاملہ مشتبہ ہوگیا؟ ان سے کہو اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا ہے، سب پر غالب" (الرّعد ۱۶)۔

"اے نبیؐ، ان سے کہو کبھی تم نے دیکھا بھی ہے اپنے ان شریکوں کو جنھیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ مجھے بتاؤ اُنھوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں میں اُن کی کوئی شرکت ہے؟ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی بنا پر یہ (اپنے شرک کے لیے) کوئی صاف سند رکھتے ہوں؟ کچھ نہیں، بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے کو محض فریب کے جھانسے دیے جا رہے ہیں" (فاطر ۴۰)۔

"اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ ضرور کہیں گے

کہ اللہ نے۔ اِن سے کہو، پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ تمہاری دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو مجھے اس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچا لیں گی ؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک دیں گی ؟ (اگر وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایسا کرسکتی ہیں تو) ان سے کہہ دو کہ میرے لیے بس اللہ ہی کافی ہے، بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں (الزُّمر - ۳۸) ۔

مشرکین کہتے تھے کہ ہمارے معبود اللہ کے ہاں ہمارے لیے ذریعۂ تقرب اور ہماری سفارش کرنے والے ہیں، اس لیے ہم ان کی عبادت کرتے ہیں، ان سے دعائیں مانگتے ہیں، ان کو مدد کے لیے پکارتے ہیں، تاکہ وہ ہمارے پشتیبان ہوں، ہمیں نفع پہنچائیں اور نقصان سے بچائیں۔ ان کے اس خیال کی بھی مفصل تردید قرآن میں کی گئی ہے :

" یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اے نبیؐ، ان سے کہو کیا تم اللہ کو اُس چیز کی خبر دے رہے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں ؟ پاک ہے وہ اور بالاتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں" (یونس - ۱۸) ۔

" اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا کچھ اپنے دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم تو اُن کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ اللہ یقیناً اُن کے درمیان اُن تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو" (الزُّمر - ۳) ۔

" اِن لوگوں نے اللہ کے سوا کچھ اور خدا بنا رکھے ہیں تاکہ وہ اِن کے پشتیبان ہوں - کوئی پشتیبان نہ ہوگا - وہ سب ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور (آخرت میں) اُلٹے اِن کے مخالف بن جائیں گے" (مریم - ۸۱ - ۸۲) ۔

" اِن لوگوں نے اللہ کے سوا کچھ دوسرے خدا بنا رکھے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ اِن کی مدد کی جائے گی - وہ اِن کی کوئی مدد نہیں کرسکتے بلکہ یہ لوگ اُلٹے اُن کے لیے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں (جن کی بدولت اُن کی خدائی چل رہی ہے)" (یٰسٓ - ۷۴، ۷۵) ۔

" کون ہے جو اللہ کے ہاں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے" (البقرہ - ۵۵) ۔

"اے نبیؐ! ان مشرکوں سے کہو کہ پکار دیکھو اُن کو جنہیں تم اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہو۔ وہ ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، نہ زمین و آسمان کی خدائی میں ان کی کوئی شرکت ہے، اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔ اور اللہ کے ہاں شفاعت کوئی فائدہ نہیں دیتی سوائے اُس کے جسے (شفاعت کرنے اور جس کے حق میں شفاعت کرنے کی) اللہ نے اجازت دی ہو" (سبا۔ ۲۲۔ ۲۳)۔

"اور اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارے جو قیامت تک اسے کوئی جواب نہیں دے سکتے بلکہ وہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ یہ لوگ اُن سے دعا مانگ رہے ہیں۔ اور جب لوگ حشر میں جمع کیے جائیں گے اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے" (الاحقاف۔ ۵۔ ۶)۔

"اللہ ہی کو پکارنا برحق ہے۔ رہیں وہ دوسری ہستیاں جنہیں اُس کو چھوڑ کر یہ پکار رہے ہیں وہ اِن کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتیں۔ انہیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص منھ پھیلا کر پانی سے درخواست کرے کہ تو میرے منہ تک پہنچ جا، حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں بس اِسی طرح کافروں کی دعائیں بھی کچھ نہیں ہیں مگر ایک تیرِ بے ہدف" (الرعد۔ ۱۴)۔

"جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنالیے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔ کاش یہ لوگ کچھ علم رکھتے"۔ (العنکبوت۔ ۴۱)۔

"لوگو، ایک مثال دی جاتی ہے ذرا اُسے غور سے سنو۔ اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو انہوں نے ایک مکھی بھی پیدا نہیں کی ہے چاہے وہ سب مل کر ایسا کرنا چاہیں۔ بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر پہچانی ہی نہیں جیسا کہ اس کی قدر پہچاننے کا حق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قوت والا اور زبردست تو اللہ ہی ہے" (الحج۔ ۷۳۔ ۷۴)۔

"کیا یہ لوگ اُن کو خدا کا شریک ٹھیراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا

کیسے جاتے ہیں؟ جو نہ اِن کی مدد کرتے ہیں نہ آپ اپنی مدد کرنے پر قادر ہیں" (الاعراف - ۱۹۱ - ۱۹۲)۔
سورۂ نحل میں آیت ۶۵ سے ۷۲ تک انسان پر اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کی نعمتوں کو بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوا:

"تو کیا لوگ (یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی) باطل کو مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کرتے ہیں جن کے اختیار میں نہ آسمانوں سے اِن کو کوئی رزق دینا ہے نہ زمین سے اور نہ وہ یہ کام کر ہی سکتے ہیں" (النحل - ۷۲ - ۷۳)۔

"کیا اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے کچھ ہستیوں کو شفیع بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو کیا وہ شفاعت کریں گے خواہ اُن کے اختیار میں کچھ بھی نہ ہو اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟ کہو شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک وہی ہے، پھر اُسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو" (الزُّمَر - ۴۳ - ۴۴)۔

"تمہارے گرد و پیش بہت سی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں - ہم نے آیات بھیج کر طرح طرح سے ان کو سمجھایا کہ شاید یہ پلٹ آئیں - پھر کیوں نہ اُن ہستیوں نے اُن کی مدد کی جنہیں اللہ کو چھوڑ کر اُنھوں نے تقرّب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا؟ بلکہ (عذاب آنے کے وقت) وہ اُن سے گُم ہو گئے اور یہ تھا اُن کے جھوٹ اور اُن بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انھوں نے گھڑ رکھے تھے" (الاحقاف - ۲۷ - ۲۸)۔

سورۂ فاطر میں آیت ۱۱ سے ۱۳ تک اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے بیان کرنے کے بعد فرمایا:

"وہی اللہ (جس کے یہ سارے کام ہیں) تمہارا رب ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے - اسے چھوڑ کر جن دوسروں کو تم پکارتے ہو وہ پرِکاہ کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں - اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے، اور سن بھی لیں تو تمہیں اُن کا کوئی جواب نہیں دے سکتے - اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے" (فاطر - ۱۳ - ۱۴)۔

"اللہ ہی حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے - رہے وہ جن کو (یہ مشرکین) اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ نہیں کرتے - درحقیقت اللہ ہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے"۔ (المومن - ۲۰)۔

پھر لوگوں کو بتایا گیا کہ جو کوئی عزت (کسی پشتیبان طاقت کی مدد) چاہتا ہو اسے کوئی سفارشی اور ذریعۂ تقرّبُ الی اللہ تلاش کرنے اور اس کے آگے دعائیں اور التجائیں اور نذر و نیاز پیش کرنے کی حاجت نہیں۔ اس کا ذریعہ صرف ایک ہے۔

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا ۔ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ۔ (فاطر - ۱۰)

جو کوئی عزت چاہتا ہو تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے۔ اس کی طرف جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے اور نیک عمل اُسے چڑھاتا ہے۔

مشرکین اللہ کے لیے اولاد بھی تجویز کرتے تھے اور ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اور ان کی عبادت بجالاتے تھے۔ اس پر قرآن میں بڑی سخت تنقید کرکے اس عقیدے کی لغویت ثابت کی گئی:

"ان لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا دیا حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور انہوں نے اُس کے لیے بے جانے بوجھے بیٹے اور بیٹیاں تصنیف کر دیں۔ پاک ہے وہ اور بالاتر ہے اُن باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔ وہ تو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اس کی کوئی اولاد کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اس کی کوئی شریکِ زندگی ہی نہیں ہے۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب، کوئی خدا اس کے سوا نہیں، ہر چیز کا خالق، لہٰذا تم اُسی کی بندگی کرو اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے" (الانعام - ۱۰۰ - ۱۰۲)۔

"یہ کہتے ہیں کہ رحمان اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ، وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے۔ اس کے حضور بڑھ کر نہیں بولتے اور بس اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ جو کچھ ان کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو اُن سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے۔ وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے سوائے اس کے جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور کہیں ان میں سے کوئی کہہ بیٹھے کہ اللہ کے سوا میں بھی خدا (یا معبود) ہوں تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں۔ ایسی ہی جزا ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں" (الانبیاء ۲۶ تا ۲۹)۔

"ان لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جز بنا ڈالا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ہے کیا اپنی مخلوقات میں سے اس نے خود تو بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں سے

نوازا ؟ اور حال یہ ہے کہ جس اولاد کو یہ لوگ اس خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتے ہیں اُس کی ولادت کا مژدہ جب خود اِن میں سے کسی کو دیا جاتا ہے تو اس کے منہ پر کلونس چھا جاتی ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے کیا اللہ کے حصے میں وہ اولاد آئی جو زیوروں میں پالی جاتی ہے اور بحث و حجت میں اپنا مدعا پوری طرح ادا بھی نہیں کر سکتی ؟ اور ملائکہ کو جو رحمان کے بندے ہیں انہوں نے عورتیں قرار دے لیا۔ کیا اُن کے جسم کی ساخت اِنہوں نے دیکھی ہے ؟ اِن کی شہادت لکھ لی جائے گی اور اِن کو اس کی جواب دہی کرنی ہوگی" (الزخرف۔ ۱۵۔۱۹)۔

" پھر ذرا اِن سے پوچھو کیا (اِن کے دل کو یہ بات لگتی ہے کہ) تمہارے رب کے لیے تو ہوں بیٹیاں اور اِن کے لیے ہوں بیٹے ؟ کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے اور یہ آنکھوں دیکھی بات کہہ رہے ہیں ؟ خوب سن رکھو، دراصل یہ لوگ اپنی من گھڑت سے یہ بات کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور فی الواقع یہ جھوٹے ہیں۔ کیا اللہ نے بیٹوں کے بجائے بیٹیاں اپنے لیے پسند کر لیں ؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے ؟ کیسے حکم لگا رہے ہو ؟ کیا تمہیں ہوش نہیں آتا ؟ یا پھر تمہارے پاس اپنی اِن باتوں کے لیے کوئی صاف سند ہے تو لاؤ اپنی وہ کتاب (جس میں یہ لکھا ہو)، اگر تم سچے ہو" (الصّٰفّٰت ۱۴۹ ۔ ۱۵۷)۔

" تم نے کبھی اِس لات اور عزّیٰ اور تیسری ایک اور دیوی مَنات کی حقیقت پر کچھ غور بھی کیا؟ کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور بیٹیاں اللہ کے لیے ؟ یہ تو بڑی دھاندلی کی تقسیم ہوئی۔ دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی (جس میں اس نے خود کہا ہو کہ یہ میری بیٹیاں ہیں)۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم و گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشاتِ نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں، حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے" (النجم ۔ ۱۹ تا ۲۳)۔

شرک کے ایک ایک پہلو کی تردید کرتے ہوئے مشرکین کو قرآن میں یہ بھی بتایا گیا کہ تمہارے معبودوں کا مصرف اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ تم اُن کے آگے نذر و نیاز چڑھاتے اور پرستش کی مراسم بجا لاتے رہو اور ان سے یہ دعائیں مانگتے رہو کہ وہ دنیا میں تمہارے کام بناتے رہیں۔ تمہارا کوئی معبود بھی ایسا نہیں ہے جو تمہیں یہ ہدایت دیتا ہو کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے صحیح اصول کون سے ہیں اور غلط کون سے، کونسا طریقہ برحق ہے اور

کونسا باطل۔ حالانکہ عبادت کا مستحق اگر کوئی ہوسکتا ہے تو وہ جو اپنے بندوں اور پرستاروں کی رہنمائی بھی کرتا ہو:

"ان سے پوچھو تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہو؟ ان سے کہو وہ تو صرف اللہ ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ پھر کیا وہ جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے پیروی کا زیادہ حق دار ہے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا الّا یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے حکم لگاتے ہو؟ درحقیقت ان میں سے اکثر لوگ گمان وقیاس کے پیچھے چلے جارہے ہیں، حالانکہ گمان حق کی ضرورت کو کچھ بھی پورا نہیں کرتا" (یونس۔ ۳۶)۔

اس طرح دلائل سے شرک کا پوری طرح قلع قمع کر کے لوگوں کو صاف صاف خبردار کر دیا گیا کہ شرک وہ گناہ ہے جس کی معافی خدا کے ہاں کبھی نہیں ہوسکتی جب تک آدمی اس سے توبہ نہ کرے، اور اس گناہ کے ساتھ آدمی اپنے زعم میں خواہ کتنے ہی نیک اعمال کرتا رہے وہ سب ضائع ہو جائیں گے:

"اللہ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا جائے۔ اس کے سوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھیرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ گھڑا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی" (النساء۔ ۴۸)۔

"اے محمدؐ، ان سے کہو، پھر کیا اے نادانو تم اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی کرنے کے لیے مجھ سے کہتے ہو؟ حالانکہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے نبیوں کی طرف یہ وحی بھیجی گئی تھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا سارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم نامراد ہو کر رہو گے۔ لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو اور شکر گزار بندوں میں شامل ہو" (الزمر۔ ۶۴۔ ۶۶)۔